بلوچی اور براہوی میں قرآن حکیم کے تراجم اور تفاسیر

پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر، کوئٹہ

میاں حضور بخش جتوئی (ا) حضرت مولانا محمد فاضلؒ درخانی کے مدرسہ درخاں سے فیض یاب ہوکر علاقہ سنی (ضلع کچھی) کے ایک چھوٹے سے گاؤں ''تائب'' میں ایک دینی مدرس کی حیثیت سے رہنے لگے۔

ابتدائی حالات اس طرح ہیں کہ حضرت مولانا محمد فاضلؒ درخانی جب تبلیغ کے باعث اس بے نام قصبہ ''تائب'' میں آئے تو یہاں کے لوگ دینی اعتبار سے قطعی نابلد تھے۔مولانا موصوفؒ نے یہاں تبلیغ کی اور ان کے متاثر کن وعظ کے نتیجے میں قصبہ کے لوگوں کی ایک بڑی اکثریت نے نصیحت حاصل کی اور اپنی بداعمالیوں سے تائب ہوئے چنانچہ مولانا صاحبؒ نے اسی نسبت سے اس قصبے کا نام ''تائب'' رکھا اور میاں حضور بخش کو مدرس مقرر کیا۔جنھوں نے درس وتدریس کا سلسلہ جاری کیا۔علاقہ بھر کے لوگ ان سے مستفیض ہوئے۔

مشنریوں کے خلاف مولانا محمد فاضل درخانی کے مشن کو آگے بڑھانے اور بلوچ حلقوں تک پہنچانے میں آپ کا بہت اہم کردار ہے۔مولانا حضور بخشؒ کی شاعری سے متعلق مولوی عبدالباقی درخانی نبیرہ حضرت محمد فاضلؒ درخانی سے روایت ہے کہ جب قصبہ ''تائب'' کے باشندے دیندار بن گئے تو قرب وجوار کے لوگوں نے ان پر طنزیہ اشعار کہے اور ہر محفل میں طنزیہ اشعار کے ذریعے انہیں رسوا کرنے لگے۔اہل تائب اس صورت حال سے بہت پریشان ہوئے۔مولانا حضور بخشؒ نے ایک ملاقات میں مولانا محمد فاضل سے اسکا تذکرہ کیا۔انہوں نے فرمایا کہ انکے طنزیہ اشعار کا جواب آپ بھی اشعار میں دیں، مولانا جتوئی نے عرض کیا کہ مجھ میں شاعری کی صلاحیت نہیں اگر ایسا ہوتا تو یقیناً میں ان کا جواب دیتا۔چنانچہ اس موقع پر مولانا فاضل کچھ دیر خاموش رہے اور پھر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔دعا بارگاہ ایزدی میں قبول ہوئی۔اگلے روز مولانا جتوئی اشعار کہنے لگے۔اور جب مخالفین سے آمنا سامنا ہوا تو

وہ مات کھا گئے اور بعد میں اس حد تک خائف ہوئے کہ ہمیشہ کے لیے خاموشی اختیار کر لی۔

بعد ازاں مولانا حضور بخش نے اس جذبہ کو تصنیف و تالیف کے اصلاحی کام پر لگا دیا۔ چنانچہ ان کی تصانیف میں اکثریت منظوم تراجم کی ہے۔ ایک قادر الکلام شاعر کی حیثیت سے انہوں نے بعض دینی کتب کا بلوچی زبان میں منظوم ترجمہ کیا ہے ماہرین کہتے ہیں، کہ انہوں نے ترجمے کا حق ادا کیا ہے۔ بلوچی زبان میں دینی کتب کی بہت کمی تھی جسے مولانا جتوئی کی کتب نے پورا کر دیا۔

مولانا حضور بخشؒ جتوئی کا عظیم ترین کارنامہ قرآن مجید کا صاف وشستہ بلوچی میں ترجمہ ہے جو آج تک متداول ہے۔

مولانا موصوف نے مشہور درسی کتاب قدوری کا عربی سے بلوچی میں ترجمہ کیا۔ شمائل شریف جو عربی ہے اس کا بلوچی میں منظوم ترجمہ کیا۔ اسی طرح خلاصہ کیدانی منیۃ المصلی ، روضۃ الاحباب اور حکایت الصالحین جو عربی زبان کی مستند درسی کتب ہیں، مولانا موصوف نے انہیں بلوچی میں ترجمہ کیا۔

(۱) ترجمہ قرآن مجید بزبان بلوچی

مترجم: مولانا میاں حضور بخش جتوئی (اپنے دور کے جید عالم، اور بہت بڑے شاعر، چالیس کے قریب تصانیف)، اکثر بلوچی میں منظوم، بعض دینی کتب کا بلوچی میں منظوم ترجمہ کیا، شاعری خالص دینی و مذہبی (نغمۂ کوہسار، عبدالرحمٰن غور، کوئٹہ ۱۹۶۸ء ص ۱۷۷، ۱۷۸، کتب کی فہرست مولانا عبدالباقی درخانی مرحوم نے ۱۹۸۳ء میں ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی کو مہیا کی تھی، بلوچستان میں دینی ادب، خطی، ص ۲۲۶ تا ۲۲۸) قرآن مجید کا یہ پہلا بلوچی ترجمہ ہے جو جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ/ ۱۹۰۸ء میں مکمل ہوا اور ۱۳۲۹ھ/ ۱۹۱۱ء میں ہندوستان سٹیم پریس لاہور میں چھپ کر ڈھاڈر بلوچستان سے شائع ہوا۔ صفحات ۱۲۲۴۔ ترجمہ کے وقت مترجم کے پیش نظر شاہ ولی اللہ (م ۱۱۷۶ھ/ ۱۷۶۲ء)، شاہ رفیع الدین (م ۱۲۳۳ھ/ ۱۸۱۸ء) اور شاہ عبدالقادر (م ۱۲۳۰ھ/ ۱۸۱۴ء) کے تراجم قرآن پاک تھے۔ ان کے مطالعہ کے بعد آپ نے مغربی بلوچی میں یہ ترجمہ کیا۔ ماہرین کی رائے میں مولانا جتوئی نے اپنا جداگانہ انداز اپنایا۔ اور اس کا مکمل طور پر پتہ نہیں چلتا کہ متذکرہ بالا تراجم سے استفادہ کیا گیا ہے۔

(۲) سورۃ یٰسین بزبان بلوچی:

مترجم: مولانا حضور بخشؒ جتوئی، سن طباعت واشاعت اور پریس کا نام تحریر نہیں کیا گیا۔ عربی متن کے ساتھ بلوچی ترجمہ بین السطور میں دیا ہے۔ زبان نہایت سلیس ہے۔ اس کا ہدیہ ایک روپیہ ہے۔

(۳) تبارک الذی بزبان بلوچی:

مترجم: مولانا حضور بخشؒ جتوئی، اس کا ذکر فہرست کتب مکتبہ درخانی ڈھاڈر ۱۹۴۸ء میں ہے۔ اور ہدیہ پانچ روپیہ درج ہے۔ عربی متن کے ساتھ بلوچی ترجمہ بین السطور میں چھپا ہے۔

(۴) قرآن مجید (بلوچی ترجمہ و تفسیر)

مترجم ومفسر: قاضی عبد الصمد سربازی ومولانا خیر محمد ندوی بلوچ: قرآن مجید کے اس بلوچی ترجمہ کے لیے خان قلات میر احمد یار خان مرحوم نے ۱۳۵۵ھ/ اگست ۱۹۳۶ء میں کہا تھا۔ قاضی القضاۃ حضرت مولانا قاضی عبد الصمد سربازی پانچ سال میں صرف انیس پاروں کا ترجمہ اور پہلے پارہ کی تفسیر تحریر کر سکے۔ عدلیہ کی ذمہ داریوں کی وجہ سے وہ اس اہم کام کو مکمل نہ کر سکے۔ بعد کے گیارہ پاروں کا ترجمہ مولانا خیر محمد ندوی بلوچ (بلوچی کے مشہور ومعروف ادیب، مدیر ماہنامہ سوغات بلوچی، کراچی) نے کیا (جاری کردہ اگست ۱۹۷۸ء)

یہ درحقیقت شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی (م۱۳۲۹ھ/۱۹۴۹ء) کی تفسیر کا بلوچی ترجمہ ہے۔ ابتدا کے چند صفحات پیش لفظ اور مترجمین کے احوال زندگی اور دیگر معلومات کے لیے وقف کیے گئے ہیں۔ مولانا احتشام الحق آسیا آبادی نے اسے بڑے اہتمام سے اعلیٰ کاغذ پر آفسٹ کی طباعت اور رنگین کی خوبصورت جلد کے ساتھ الجمعیۃ المرکزیۃ الدعوۃ الاسلامیہ پنجگور اور جمعیۃ انصار السنۃ المحمدیہ ان کی جانب سے پیش کیا ہے۔ اسے اسحاقیہ پرنٹنگ پریس کراچی نے طبع کیا۔

اس بلوچی ترجمہ وتفسیر کے بارے میں روز نامہ جنگ کراچی (جمعہ ایڈیشن ۲۱ فروری ۱۹۸۶ء) نے لکھا تھا:

"بلوچی بولنے والے ایسے لوگ جو دوسری زبانوں سے ناآشنا ہیں۔ ان کے لیے یہ ترجمہ وتفسیر نعمت سے کم نہیں ہے۔ وہ اس کے مطالعہ سے قرآنی احکامات وتعلیمات سے آگاہ ہوتے ہوئے خدا

کے آخری پیغام کو سمجھ سکتے ہیں۔ اور اس پر عمل کر کے اپنی دنیا اور آخرت سنوار سکتے ہیں''

(۵) تفسیر القرآن (بلوچی) (پہلا پارہ الم):

مفسر: قاضی عبدالصمد سر بازی (۱۹۰۲ء ۱۳ ستمبر ۱۹۷۵ء / ۶ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ) سب سے پہلے آیت کا ترجمہ دیا گیا۔ اس کے بعد اس کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ قاضی عبدالصمد سر بازی کو سابقہ ریاست قلات کے محکمہ قضا کی ذمہ داریاں سونپی گئیں۔ اس لیے وہ زیادہ ہی مصروف ہو گئے چنانچہ اس پہلے پارہ کے ترجمہ وتفسیر کو مولوی خیر محمد ندوی بلوچ نے مرتب کیا اور محرم الحرام ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۲ء میں پاک نیوز ایجنسی تربت مکران نے اسحاقیہ پرنٹنگ پریس جونا مارکیٹ کراچی میں چھپوا کر شائع کی۔ یہ تفسیر ۸۷ صفحات پر مبنی ہے۔

ذکری فرقہ کے متعلق آپ کی دو کتابیں (ارمغان ذکریان۔ کراچی ۱۳۵۷ھ ۱۹۳۸ء تبر اسلام بر کہوذکریاں۔ کراچی ۱۳۵۷ھ/ ۱۹۳۸ء) شائع ہوئیں۔ آپ کی ایک اور کتاب فتح مبین ۱۹۷۵ء میں چھپی (کچکول (بلوچی) الحاج مولوی خیر محمد بلوچ ندوی، کراچی ۱۹۷۸ء ص ۱۷)

دیوان سر بازی (ترتیب وتدوین: عبدالستار عارف قاضی) ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء میں کراچی سے چھپا۔

(۶) قرآن مجید ترجمہ وتفسیر (قلمی بلوچی)

مترجم ومفسر: مرزا فیض اللہ خان یوسف زئی (۱۹۰۶ء - ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۸۱ء وطن مالوف دالبندین ضلع چاغی بلوچستان) اپنی زندگی میں صرف تین پاروں کا مکمل ترجمہ وتفسیر لکھ سکے۔ جن کا مسودہ طاہر محمد خان ایڈووکیٹ (سابق وزیر اطلاعات حکومت پاکستان) کوئٹہ کے پاس موجود ہے۔ ان پاروں میں سے سب سے پہلے آیت کا بلوچی ترجمہ ہے اور حاشیہ میں مختصر تفسیر بلوچی ہے۔ آپ کے زیر مطالعہ کون کون سی تفاسیر رہیں، اس کا ذکر موجود نہیں۔ ماہرین فن نے آپ کے انداز ترجمہ وتفسیر کو سراہا ہے۔

(۷) قرآن مجید (ترجمہ وتفسیر بلوچی قلمی مکمل)

مترجم ومفسر: الحاج عبدالقیوم بلوچ ایم۔ اے (انگریزی) ایل ایل بی ۱۸ اگست ۱۹۲۵ء کو پنجگور مکران ڈویژن بلوچستان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام شیر محمد ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں حضرت موسیٰ الاشعریؓ کی فتح کے وقت حکمران رہے تھے۔

(۸) قرآن مجید کا بلوچی زبان میں ترجمہ اور تفسیر:

آپ نے ۱۹ اپریل ۱۹۹۷ء کو مجھے لکھا ہے اب مسودہ عزت اکیڈمی پنجگور کے پاس ہے وہ سیپارہ سیپارہ مولوی مولا بخش کو معائنہ اور ایڈیٹنگ کے لیے دے رہے ہیں۔ محترم سید فصیح اقبال ریٹائرڈ سینٹر نے اپنے فنڈ سے اسکی اشاعت کی خاطر ایک لاکھ روپیہ اکیڈمی مذکور کو دے رکھا ہے۔ (۲)

آپ کی بعض دوسری کتابیں، جیسے بلوچی بومیا (بلوچی گائیڈ، کوئٹہ ۱۹۶۴ء ضخامت۔ میگزین سائز ۱۴۴ صفحات، رسول پہکیں زند (رسول ﷺ کی پاک زندگی کوئٹہ ۱۹۸۰ء ۵۶ صفحات) بھی قابل ذکر ہیں۔

قرآن حکیم کے براہوئی زبان میں تراجم

قرآن مجید مترجم بزبان براہوئی

مترجم: علامہ محمد عمر دین پوری، ناشر: مکتبہ درخانی، ڈھاڈر، بلوچستان، مطبع: ہندوستان اسٹیم پریس، لاہور، کاغذ وکتابت وطباعت عمدہ، قیمت ھدیہ بغیر قیمت، سن اشاعت: باراول ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۶ء سن اشاعت دوم: ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۳ء زیر اہتمام: ادارہ تہذیب وتمدن اسلامی، جامعہ اسلامیہ، اسلام آباد، تقسیم کنندہ: براہوئی اکیڈمی، کوئٹہ

علامہ محمد دین پوری (۳) مستونگ (قلات ڈویژن) کے قبیلہ پندرانی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد عطا محمد بھیڑ بکریوں کے مالک تھے۔ اس لیے آپ نے اپنی زندگی کے ابتدائی ایام بھیڑ بکریاں چرانے میں صرف کیے، گو آپ والدین کے حکم کے آگے مجبور تھے لیکن آپ کا دل بھیڑ بکریاں چرانا نہیں چاہتا تھا، بلکہ جب بھی فرصت ملتی تو کلام پاک کا درس لیتے۔ چونکہ انہیں فہم وادراک کا وافر حصہ ملا تھا اس لیے تھوڑی ہی مدت میں مولانا ڈاہی مرحوم کی شاگردی میں قرآن مجید ختم کیا۔ اس وقت آپ کی عمر پندرہ برس کی تھی۔ اب آپ مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے مولانا عبدالغفور ہمایونی کے حلقہ درس میں شامل ہو گئے اور تین برس کے عرصے میں کتب متداول کی تحصیل سے فارغ ہوئے۔ بعد ازاں آپ کا شوق بڑھتا گیا اور تحصیل علم کی خاطر کہیں اور جانے کے لیے سوچنے لگے۔

اس وقت ڈھاڈر (قلات) میں قصبہ درخاں کا مدرسہ مشہور تھا آپ عنے یہاں مولانا محمد فاضل کے چچا زاد بھائی اور شاگرد مولانا عبدالحیٔ کے آگے زانوئے تلمذ طے کیا۔ استاد نے آپ کی خداداد قابلیت کا اندازہ لگایا اور آپ کو براہوئی زبان میں کتابیں تصنیف و تالیف کرنے کو کہا آپ نے استاد کی سرپرستی میں اس اہم ترین کام کا بیڑا اٹھایا۔ اس سے متاثر ہو کر وڈیرہ نور محمد بنگزئی نے ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۳ء میں براہوئی زبان وادب کی ترقی کے لیے تین ہزار روپے دیئے۔ جو تصنیف و تالیف کے سلسلے کی پیشرفت میں ممد و معاون ثابت ہوئے۔

علامہ محمد دین پوری بیک وقت مصنف، مبلغ، مترجم، مفسر، مولف اور فنکار ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عملی سیاسی کارکن بھی تھے۔ وہ نظم و نثر دونوں پر یکساں طور پر حاوی تھے۔ آپ نے انچاس کتب براہوئی زبان میں تالیف کیں اور اس اعتبار سے وہ براہوئی کے سب سے بڑے مصنف ہیں۔ آپ کے بعض مسودات و مخطوطات بھی محفوظ و موجود ہیں جو ابھی تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوئے۔ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ قرآن مجید کا براہوئی زبان میں ترجمہ ہے۔ جس کی شستگی کی تعریف کی گئی ہے۔

۱۸۷۷ء(۴)/۱۲۹۴ھ میں انگریزوں کا کوئٹہ پر قبضہ ہوا۔ اور اس کے بعد انگریزی فتوحات کا سیلابی عمل بلوچستان کے اطراف واکناف کو اپنی لپیٹ میں لیتا گیا۔ کوئٹہ پر انگریزی قبضہ کے بعد جونہی انگریزوں کو بلوچستان کی صورت حال پر قدرت حاصل ہوگئی۔ تو عمل نفوذ کے ساتھ عمل تبلیغ بھی شروع ہوا۔ اور یہی ان کی یلغار کا دوسرا دور تھا۔ چنانچہ عیسائی مبلغین براہوئی علاقوں میں مصروف عمل ہو گئے۔ ان کا ایک زبردست قائد ریورینڈٹی۔ جے ایل میئر تھا۔ جو برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی سے متعلق تھا۔ وہ سالہا سال تک براہویوں سے آزادانہ گھومتا پھرتا رہا اور پھر اس نے تین حصوں میں، اے براہوئی ریڈنگ بک، رومن حروف میں لکھی جو ۱۹۰۷ء میں لدھیانہ میں چھپی۔ اس کا پہلا حصہ ابتدائی معلومات اور آسان مضامین پر مشتمل ہے۔ دوسرا حصہ نسبتاً مشکل مضامین پر اور تیسرا حصہ ایک ناولچہ ہے۔ جس میں ایک براہوئی سوداگر کی روداد لکھی گئی ہے۔ میئر اور اس کے رفقائے کار کا نظریہ تھا۔ کہ براہوئی عوام سے براہ راست گھل مل کر انہیں زر و جواہرات اور اختیار و اقتدار کا چسکا ڈال کر عیسائی تعلیمات کا قائل و عامل کروا دیا جائے تاکہ غیر ملکی انگریز حکومت اور براہوئی عوام میں کوئی فاصلہ ہی نہ رہے۔ اور کسی مدافعت و مخالفت کا سوال ہی پیدا نہ ہو۔ چنانچہ اس کتاب کے حصہ آخری صفحہ پر یہ عبارت مرقوم ہے:

Dedicated to those servants ot Christ, whose high privilegeit the Brahve people in the near futuremay be to evangelize

''یہ کتاب، حضرت عیسیٰ کے ان پیروؤں کے نام منسوب ہے جن کو یہ عظیم سعادت نصیب ہو سکتی ہے کہ وہ مستقبل قریب میں براہوئی لوگوں کو عیسائی بنالیں''۔

ان مشنریوں نے ۱۹۰۷ء میں انجیل کا براہوئی ترجمہ بھی شائع کردیا تھا۔ مولانا عمر دین پوری کا ترجمہ قرآن حکیم (کل صفحات ۱۴۳۸) ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۵ء میں طبع ہوکر براہویوں کے لیے ڈھال بن گیا۔

انگریزوں کے خلاف ملک بھر میں جدوجہد جاری تھی۔ مولانا محمد عمر اس سے لاتعلق نہ رہے اور مولانا عبیداللہ سندھی سے رابطہ قائم کیا۔ انہوں نے آپ کو دعوت عمل دی۔ یہ دور ہنگامہ خیزیوں کا دور تھا۔ سارا ملک انقلابی نعروں سے گونج رہا تھا۔ انگریز خلافت اسلامیہ کے خاتمہ کے درپے تھے۔ ترکی ''مرد بیمار'' مشہور ہو چکا تھا۔ اس پر آشوب موقع پر علی برادران نے تحریک خلافت کا نعرہ بلند کیا۔ ترک موالات کی تحریک سے بھی مولانا محمد عمر دین پوری نے صرف نظر نہ کیا۔ وہ مرد میدان ثابت ہوئے اور مولانا عبید اللہ سندھیؒ تحریک کو لبیک کہتے ہوئے افغانستان جا پہنچے۔ جب تحریک خلافت ختم ہوئی تو واپس لوٹے۔

واپسی پر جیکب آباد کے قریب ایک بستی ''دین پور'' بسائی اور وہیں تصنیف وتالیف اور درس وتدریس میں مصروف رہے۔ مگر آخری عمر میں ''نثر بینٹ'' علاقہ جھالاوان آ گئے اور آخری دم تک مصروف تبلیغ وتلقین رہے۔ آپ کے درجنوں رفیق کار تھے اور ارادتمندوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے۔ آپ نے ۱۳۲۸ھ/ ۱۹۴۸ء میں اپنی جان جان آفرین کے سپرد کردی۔ آپ کے ایک لخت جگر مولانا عبداللطیف آپ کے سامنے اللہ کو پیارے ہوئے۔ دوسرے فرزند مولانا محمد شریف بھی زیادہ عرصہ زندہ نہ رہ سکے۔ البتہ آپ کی صاحبزادی مائی تاج بانو نے تصنیف وتالیف کے ذریعے آپ کا مشن جاری رکھا۔

مکتبہ درخوانی کے اس وقت کے مہتمم اور عالم دین مولانا عبدالحئی نے اپنے نامور شاگرد رشید، مدرس اور مبلغ حضرت مولانا علامہ محمد عمر دین پوری کو قرآن مجید کا براہوئی زبان میں ترجمہ کرنے کا حکم دیا۔ جسے جناب عمر دین پوری نے دن رات ایک کر کے ترجمہ کر ڈالا۔ ۱۹۱۵ء میں یہ ترجمہ مکمل ہوا۔ (۵) قرآن مجید کے براہوئی ترجمے کی پہلی بار اشاعت کی سعادت بلوچستان کے مخیرّ اور دین دار بزرگ وڈیرہ

حاجی نور محمد خان بنگلزئی کو نصیب ہوئی۔ جنہوں نے اس ترجمہ کی چھپائی کے اخراجات اپنے ذمہ لیے اور یوں یہ ترجمہ ۱۳۳۴ء میں خیر وخوبی سے شائع ہوا۔ جسے ازاں بعد براہوئی قوم میں بلا قیمت تقسیم کیا گیا۔

پہلی اشاعت کے ایک طویل عرصے بعد اس ترجمہ کے نسخے کم یاب ہو گئے تھے۔ لہذا اس ترجمے کی دوبارہ اشاعت کو قومی ہجرہ پروگرام کے تحت منظور کر لیا گیا اور اشاعت کا کام ''ادارۂ تاریخ وتہذیب وتمدن اسلامی'' کے ذریعہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔ (٦) براہوئی زبان وادب کے فروغ کے لیے قائم کی گئی براہوئی اکیڈمی، کوئٹہ نے پہلی اشاعت کا کم یاب اور نایاب نسخہ مہیا کیا۔ جسے ہجرہ کمیٹی کے لائق اور مخلص صدر جناب اے کے بروہی کی سرپرستی اور ادارہ تاریخ وتہذیب وتمدن اسلامی کے نگران جناب نبی بخش بلوچ (٧) کی نگرانی اور سربراہی میں دوبارہ بامعنی عکس شائع کیا گیا۔

خصوصیات:

قرآن مجید براہوئی، علامہ محمد عمر دین پوری کی ایک اہم اور قابل ذکر کاوش ہے۔ براہوئی زبان میں یہ قرآن مجید کا اولین ترجمہ ہے۔ بعض دوسرے تراجم اور تفاسیر کے علاوہ فاضل مترجم نے یہ ترجمہ خاص طور پر شاہ ولی اللہ (٨) کے فارسی ترجمہ ''فتح الرحمٰن''، شاہ رفیع الدین (٩) کے ترجمہ ''توضیح البیان'' اور شاہ عبدالقادر (١٠) کے اردو ترجمہ موضح القرآن کو سامنے رکھتے ہوئے کیا ہے۔ اس کے علاوہ ان کے پیش نظر نذیر احمد کا ترجمہ بھی تھا (١١)۔

ان تراجم کے علاوہ حضرت علامہ محمد عمر دین پوری نے جن مصادر ومراجع سے مدد لی ہے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے: (١٢)

(١) تفسیر عباسی

(٢) تفسیر جلالین از علامہ جلال الدین سیوطی/ جلال الدین محلی

(٣) تفسیر مدارک التنزیل از ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی ٧١٠ھ

(٤) تفسیر خازن

(٥) تفسیر المعالم التنزیل از ابو محمد حسن رکن الدین بن مسعود بغوی م ٥١٦ھ

(٦) تفسیر بیضاوی از قاضی امام ناصر الدین ابو سعید عبداللہ بن عمر

(۷) تفسیر درمنثور از علامہ جلال الدین سیوطی

(۸) تفسیر حسینی از ملا حسین واعظ کشفی

(۹) جامع البیان از ابوجعفر محمد بن جریر الطبری

مترجم کا انداز سادہ اور سلیس ہے۔ اس ترجمہ کے دوران قرآن پاک کے کئی تراجم عمر دین پوری صاحب کے مطالعہ میں رہے۔ لیکن انہوں نے اس ترجمہ میں کسی ایک مترجم یا مفسر کا اتباع نہیں کیا، بلکہ ان سب کے مطالعہ کے بعد انہوں نے براہوئی زبان میں قرآن مجید کا بامحاورہ ترجمہ کیا ہے۔ ترجمہ کا انداز نہایت شستہ اور دلچسپ ہے اور اس میں سلاست اور روانی کا بھرپور مظاہرہ کیا گیا ہے۔

سورۃ الناس کے بعد آٹھ صفحات میں علامہ محمد عمر دین پوری نے عربی فارسی اور براہوئی زبانوں میں اپنے اس عظیم کام کی تکمیل پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا ہے کہ جس نے اپنے عاجز بندے سے اس قدر بڑا کام لیا اور اپنے اس پورے کام کی تفصیل بھی بیان کی ہے۔ ان صفحات میں انہوں نے عربی اور فارسی میں اس ترجمے کی غرض وغایت بیان کی۔ براہوئی زبان میں اشعار کی صورت میں پند و نصائح بھی ہیں۔ آخر میں سورتوں کی فہرست اور رموز واوقاف سے متعلق دیگر ضروری معلومات ہیں۔

ترجمہ میں عربی متن میں سورتوں کے آغاز میں ان کے مکی یا مدنی ہونے کا اور آیات ورکوعات کی تعداد کا ذکر موجود ہے۔ لیکن ہر آیت کا نمبر الگ الگ نہیں ہے جس سے قاری کو یہ اندازہ نہیں ہوتا ہے۔ کہ سورت کی کون سی آیت کا مطالعہ کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ عربی متن میں کچھ مقامات پر اغلاط بھی ہیں، جس کی تصحیح ہجرہ کمیٹی کے تحت شائع ہونے والے قرآن مجید میں بھی نہیں ہے۔

مثلاً سورۃ الحشر کی آیت نمبرے میں فَانْتَهُوْا کو فَانْتَهُوْ تحریر کیا ہے۔ (۱۳)

نمونہ کلام:

ذیل میں اس قرآن مجید میں سے چند آیات اور ان کا ترجمہ بطور نمونہ پیش کیا جارہا ہے۔

سورۂ آل عمران

براہوئی متن:

سورۃ آل عمران مدینہ ٹی بسن وھداد صد آیت و بیست رکوع۔

اردو ترجمہ:

سورۃ آل عمران مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں دوسو آیات اور بیس رکوع ہیں۔

آیت نمبر۱۳۲۔۱۳۴ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ [132:3] وَ سَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ [133:3] الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ [134:3] (۱۴)

وفرمان هلب خدانا وپیغمبرنا تانک نمیارحم کننگ وشتابی کب بخشیشاء ربناتنا وبهشتاء ک پهنادانا دهنک اسمانک وڈغار تیار کننگان پرهیز گاتک و متوس حکمئی خدانا . تحقیق خدا هر گڑاء چائنک .آک خرچ کر سکه ٹی وڈک ٹی وشف وشار غصه ومعاف کر بند غاتیان وخدادست ترک بحسان گروکات واک هرا وختاک کر بے حیائیس یا ظلم کرر تینیاء یاد کر رخداء گڑا بخشش خواهار گناه تک تنا ودرک بخشک گناه ت مگر خدا .(۱۵)

اردو ترجمہ:''اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کروتا کہ تم پر رحم کیا جائے اور اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ جو لوگ آسانی اور سختی کے موقع پر بھی اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں، غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں، اللہ تعالی نیکوکاروں سے محبت کرتا ہے''۔

تبصرہ: ان آیات کا ترجمہ مولانا محمد عمر دین پوری نے بڑے ہی دلنشیں انداز میں کیا ہے۔ ان میں بہت ہی عام فہم اور سادہ الفاظ استعمال کیے ہیں۔ جس سے ایک عام براہوئی خوان واقف ہے اور اس کا مفہوم بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ ان کو پڑھنے کے بعد مزید تشریح اور وضاحت کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

(۲) مفتاح القرآن فی براہی اللسان

مفسر: علامہ محمد عمر دین پوری

آپ نے قرآن مجید کے مندرجہ ذیل پاروں کی تفاسیر تحریر کیں۔

۱	تفسیر الم (پارہ ۱)	مطبع رفاہ عام لاہور	۱۳۴۵ھ/ ۱۹۲۶ء	۱۲۰ صفحات
۲	تفسیر سیقول (پارہ ۲)	مطبع رفاہ عام لاہور	۱۳۴۵ھ/ ۱۹۲۶ء	۱۲۰ صفحات
۳	تفسیر تلک الرسل (پارہ ۳)	مطبع رفاہ عام لاہور	۱۳۴۷ھ/ ۱۹۲۸ء	۱۲۰ صفحات
۴	تفسیر لن تنالوا البر (پارہ ۴)	مطبع رفاہ عام لاہور		۱۲۰ صفحات
۵	تفسیر والمحصنات (پارہ ۵)	مطبع رفاہ عام لاہور		۱۲۰ صفحات
۶	تفسیر وقال الذین (پارہ ۱۹)	مطبع رفاہ عام لاہور		۱۸۴ صفحات
۷	تفسیر فما خطبکم (پارہ ۲۷)	مطبع رفاہ عام لاہور		۱۲۰ صفحات
۸	تفسیر تبارک الذی (پارہ ۲۹)	مطبع رفاہ عام لاہور		۱۸۴ صفحات
۹	تفسیر عم (پارہ ۳۰)	مطبع رفاہ عام لاہور		۱۲۰ صفحات

ان سب تفاسیر کی کتابت مفسر نے خود کی ہے۔ سب سے پہلے آیت اور اس کا ترجمہ پھر شان نزول، اس کے بعد آیت کی تفسیر لکھی ہے۔ جس کے لیے مفسر نے لفظ خلاصہ استعمال کیا ہے۔ یہ براہوئی زبان میں قرآن مجید کی پہلی تفسیر ہے۔ مگر افسوس زندگی نے وفا نہ کی اور آپ پورے قرآن پاک کی تفسیر تحریر نہ کر سکے۔

مفسر ایک جید عالم تھے۔ اس لیے ناقدین کی رائے میں تفسیر عالمانہ رنگ کی مظہر ہے۔ (۱۶)

۳۔ پارہ عم بزبان براہوئی

مترجم: علامہ محمد عمر دین پوری، اس کا ذکر فہرست کتب مکتبہ درخانی ڈھاڈر (بلوچستان) ۱۹۴۸ء میں موجود اور ہدیہ پانچ روپیہ درج ہے۔ پارہ عم کا یہ جدا براہوئی ترجمہ دستیاب نہیں ہو سکا۔

۴۔سورۃ الملک بزبان برہوائی

مترجم: علامہ محمد عمر دین پوری، اس کا ذکر فہرست کتب مکتبہ درخانی ڈھاڈر (بلوچستان) ۱۹۴۸ء میں موجود اور ہدیہ پانچ روپیہ درج ہے۔سورۃ الملک کا یہ الگ براہوئی ترجمہ دستیاب نہیں۔

۵۔القرآن الحکیم وترجمہ معانیہ الی اللغۃ البراھویۃ:

مترجم: عبدالکریم مرادعلی لہڑی اثری، کتابت: نعمت اللہ بن مولوی محمد سعید (وڈ) ناشر: مجمع خادم حرمین شریفین فہد بن عبدالعزیز آل سعود المدینۃ المنورہ، سعودی عرب کتابت: بہترین، طباعت: اعلی کاغذ اعلی قیمت: بلاقیمت ہدیہ منجانب مجمع فہد بن عبدالعزیز، صفحات: ۷۹۷ سال طباعت: ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء

مختصر حالات زندگی، مولوی عبدالکریم مرادعلی لہڑی اثری

مولوی عبدالکریم کا تعلق بلوچستان کے ضلع خضدار کے علاقہ وڈھ(۱۷) سے ہے، ابتدائی تعلیم وہیں سے حاصل کی۔آج کل جامعہ علوم اسلامیہ مدینہ منورہ میں شعبہ عقیدہ میں درس وتدریس اور معلمی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔موجودہ دور میں مولوی عبدالکریم لہڑی کا براہوئی زبان میں ترجمہ قرآن دنیا میں سب سے زیادہ پڑھا جانے والا ترجمہ ہے۔جس میں انہوں نے بڑی محنت سے قرآن مجید کا عام اور آسان زبان میں ترجم کیا ہے براہوئی زبان میں اس ترجمہ کی طباعت واشاعت کی سعادت شاہ فہد بن عبدالعزیز کو حاصل ہوئی ہے۔مجمع ملک فہد بن عبدالعزیز، خادم حرمین شریفین کا اولین مقصد قرآن پاک کی مختلف زبانوں میں اشاعت وطباعت ہے۔اس مقصد کے حصول کے لیے مجمع فہد اور رابطہ عالم اسلامی نے باہمی تعاون اور مدد سے دنیا بھر کے ممتاز علماء کے توسط سے مختلف زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم اور تفاسیر کیں۔تاکہ عالم اسلام میں بسنے والے مسلمان قرآن مجید کی تلاوت کر کے اس کے ترجمہ اور مفہوم سے آگاہ ہوں اور قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کر کے دنیا اور آخرت کی سعادت حاصل کریں۔قرآن مجید میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے: اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃ(۱۸)

ترجمہ: بے شک تمام مسلمان مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

اسی سوچ کے پیش نظر قرآن مجید کا براہوئی زبان میں ترجمہ شیخ عبدالکریم مرادعلی لہڑی کے

ذریعے کروایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ترجمہ کا یہ مبارک کام مکمل ہوا اور امید ہے کہ بلوچستان میں خاص طور پر اور دنیا کے دیگر براہوئی عام طور سے اس سے استفادہ کرسکیں گے۔ اور قرآن کی روشنی اور نور ہدایت سے فائدہ اٹھائیں گے۔

مقدمہ تحریر کرتے ہوئے حمد وصلوۃ اور قرآن کی فضیلت بیان کرنے کے بعد مولوی عبدالکریم لکھتے ہیں۔

براہوئی متن:

"داتی هچ شک اف ک قرآن مجید الله تعالی نا آخری کتاب اد الله تعالی ملائک جبرائیل علیه السلام نا ذریعت ننا نبی کریم ﷺ نا زیهانازل کرتاک انسانک وجناک اڑا عمل کننکت دنیا واخرتنا سعادت حاصل کیر . قرآن مجید نا فهم وتفهیم نا خاتران مختلف زبانٹی ترجمه مسن ننا براهوئی زبان تی کنا نظران عام فهم لفظی هچ ترجمه ئس گدرنک تن . بهاز وقتان کنا دا خیال اس ک اگر الله تعالی دا کارم تنا دمنا دوئن هلس شاید گڑاس الله تعالی نا مخلوق اڑان فائده هفسس.(۱۹)

اردو ترجمہ: "اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کے ذریعے نبی کریم ﷺ پر نازل فرمایا۔ تاکہ اس قرآن پر جن اور انسان عمل کر کے دنیا اور آخرت کی بھلائیاں سمیٹ سکیں۔ اب تک پوری دنیا میں قرآن مجید کے تراجم مختلف زبانوں میں ہو چکے ہیں۔ لیکن براہوئی زبان میں کوئی قابل ذکر ترجمہ میری نظر سے نہیں گزرا۔ اسی ضرورت کو محسوس کیا اور میری یہ خواہش تھی کہ یہ کام اللہ تعالیٰ میرے ہاتھوں سے لے تو مخلوق خدا کو اس کے ذریعے کوئی فائدہ پہنچے گا"۔

لیکن کافی عرصہ جامعہ اسلامیہ مدینہ میں درس وتدریس میں مشغولیت اور دیگر مصروفیات کی بناء پر انہیں اس کا موقع نہیں ملا۔ شوال ۱۴۰۹ھ میں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے فراغت حاصل کرنے کے بعد انہوں نے اللہ کا نام لے کر اس کام کو شروع کیا اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق سے ربیع الاول ۱۴۱۱ھ

میں یہ بابرکت کام مکمل ہوا اور پایہ تکمیل کو پہنچا۔(۲۰)
آخر میں انہوں نے اللہ تعالی سے دعا کی ہے اور تمام احباب سے گزارش کی ہے کہ اگر اس سلسلے میں کوئی کمی کوتاہی ہوئی ہو تو اس سے ضرور آگاہ کریں اور اللہ تعالی اس کام کو قبول کر کے اپنی خوشنودی کا سبب بنائے۔آمین

خصوصیات:

مولوی عبدالکریم لہڑی نے اپنے اس ترجمہ قرآن کا نام تفسیر المنان فی ترجمہ معانی القرآن رکھا ہے۔(۲۱) اس ترجمہ کی خوبی اس سلاست اور روانی ہے۔ براہوئی زبان میں یہ ایک آسان ترجمہ ہے اور خواندہ افراد کے لیے مفید ہے۔ترجمہ میں پہلے متن ہے اور اس کے نیچے براہوئی ترجمہ ہے۔ جہاں ضروری اور مناسب سمجھا ہے وہاں حاشیہ میں باقاعدہ اس کی تشریح کر دی گئی ہے۔زبان نہایت شیریں اور رواں ہے۔اچھی طباعت اور عمدہ کاغذ اور مضبوط جلد کا ترجمہ قاری کو اس بات پر مجبور کرتا ہے۔کہ وہ اس کا مطالعہ کرتا رہے۔جن مصادر و مراجع سے مولوی عبدالکریم نے استفادہ کیا ہے وہ درج ذیل ہیں:(۲۲)

تراجم:

۱	فتح الرحمٰن	امام احمد بن عبدالرحیم، حضرت شاہ ولی اللہ	فارسی
۲	ترجمہ قرآن	شیخ عبدالقادر بن شاہ ولی اللہ دھلوی	اردور
۳	ترجمہ قرآن	شیخ رفیع الدین بن شاہ ولی اللہ دھلوی	اردور
۴	ترجمہ قرآن	شیخ محمود الحسن دیوبندی مع تفسیر عثمانی	اردور
۵	ترجمہ قرآن	شیخ اشرف علی تھانوی	اردور
۶	ترجمہ قرآن	شیخ محمد المدنی	سندھی

تراجم:

۱	فتح الرحمٰن	امام احمد بن عبدالرحیم، حضرت شاہ ولی اللہ	فارسی
۲	ترجمہ قرآن	شیخ عبدالقادر بن شاہ ولی اللہ دھلوی	اردور

۳	ترجمہ قرآن	شیخ رفیع الدین بن شاہ ولی اللہ دھلوی	اردور
۴	ترجمہ قرآن	شیخ محمود الحسن دیوبندی مع تفسیر عثمانی	اردور
۵	ترجمہ قرآن	شیخ اشرف علی تھانوی	اردور
۶	ترجمہ قرآن	شیخ محمد المدنی	سندھی

تفاسیر:

(۱)	تفسیر القرآن	حافظ ابن کثیر
(۲)	تفسیر فتح القدیر	الشوکانی
(۳)	تفسیر البحر المحیط	ابوحیان الاندلسی
(۴)	تفسیر ابوالسعود	امام محمد بن العمادی الحنفی
(۵)	تفسیر القاسمی	علامہ الشام محمد جمال الدین القاسمی
(۶)	تفسیر اضواء البیان	علامہ محمد امین الجکنی الشنقیطی

لغات:

(۱)	لسان العرب	ابن منظور
(۲)	القاموس المحیط	فیروز آبادی
(۳)	مفردات القرآن	راغب اصفہانی

دیگر:

(۱)	مجموع الفتاوی وکتاب النبوات	شیخ الاسلام ابن تیمیہ
(۲)	فتح المجید شرح کتاب التوحید	شیخ عبدالرحمٰن بن حسن
(۳)	دفع الایمان الاضطراب عن آیات الکتاب	شیخ محمد امین الجکنی الشنقیطی

اس ترجمہ قرآن کی ایک اور نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ حواشی میں جن تفاسیر یا تراجم سے استفادہ کیا گیا ہے، اس مقام پر باقاعدہ اس کا حوالہ موجود ہے۔ مکمل تیس پاروں کا ترجمہ ہے۔ ابتداء میں ترجمہ کی غایت اور مقدمہ ہے جس میں عربی اور براہوئی دونوں زبانیں استعمال کی گئی ہیں۔ آخر میں علامات وقف

براہوئی زبان میں موجود ہیں اور سورتوں کی فہرست ہے۔

نمونہ کلام:

سورۃ الفاتحہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ [1:1] اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ [2:1] مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ [3:1] اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ [4:1] اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ [5:1] صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ [6:1] غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ [7:1] (۲۳)

براہوئی:

پنٹ الله نابے حد مهربان بهاز رحم کرکا.

کل تعریفاک ارر الله نا رب مخلوقاتا. بے حد مهربان بهاز رحم کروکا. مالک دے انصاف نا. ناعبادت کین ونیئان مدت خواهین شاغ نن شسرا راستنگا. کسرا همفتاک احسان کرنس افتا، نه کسرا همفتاک غضب مریک افتاء ونه کسرا گمراهاتا. (۲۴)

اردو ترجمہ: ''شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ بدلے کے دن کا مالک ہے۔ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھی راہ دکھا۔ ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا اور ان کی نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی''۔

تفسیر السلطان المعروف بہ تنویر الایمان

مفسر: حافظ سلطان احمد، ناشر: حافظ خان محمد، مطبع: اسلامیہ پریس سن اشاعت: دسمبر ۱۹۷۳ء کتاب، طباعت، کاغذ، عمدہ۔ صفحات: ۲۴۰

حافظ سلطان احمد بن حافظ خان محمد، کی پیدائش ۷ ربیع الثانی ۱۳۶۷ھ بمطابق ۱۹۴۸ء احمد آباد، اوستہ محمد (۲۵) بلوچستان میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم سندھی اور اردو میں تعلیم حاصل کی۔ ابتدائی تعلیم

کے بعد کوئٹہ (۲۶) سے بتیس میل کے فاصلے پر مستونگ کی جامع مسجد میں مولانا محمد صدیق سے فارسی اور عربی کی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۶۳ء میں براہوئی میں لکھنا شروع کیا اور اس دوران پٹواری کی تربیت بھی حاصل کی۔ آپ نے براہوئی زبان میں کئی کتابیں تصنیف کیں۔ حافظ سلطان احمد عالم جوانی میں یرقان کے مرض میں مبتلا ہو کر ۲۶ جنوری ۱۹۷۳ء اتھل بلوچستان کے مقام پر وفات پا گئے (۲۷)

تفسیر السلطان کے علاوہ حافظ سلطان احمد نے اس کم عمری میں کئی کتابیں بھی لکھیں جو زیادہ تر غیر مطبوعہ ہیں۔ آپ کی تصانیف درج ذیل ہیں: (۲۸)

(۱) قصص الانبیاء (براہوئی)

(۲) براہوئی نعت

(۳) مجربات سلطانی (اردو۔ غیر مطبوعہ)

(۴) مجربات سلطانی (سندھی۔ غیر مطبوعہ)

(۵) مجموعہ اشعار جھالاوان (براہوئی۔ غیر مطبوعہ)

(۶) عملی زندگی (اردو۔ غیر مطبوعہ)

خصوصیات:

تفسیر السلطان قرآن مجید کی مکمل تفسیر نہیں ہے۔ بلکہ یہ ابتدائی تین پاروں پر مشتمل تفسیر ہے۔ جن میں سے صرف پہلے پارے کی طباعت ممکن ہو سکی۔ جس کی تکمیل ستمبر ۱۹۶۹ء میں ہوئی۔ دوسرے اور تیسرے پارے کی تفسیر ۱۹۷۰ء میں مکمل ہوئی تھیں۔ لیکن وہ غیر مطبوعہ ہیں۔ اس دوران آپ کو یرقان کا شدید مرض لاحق ہو گیا۔ جس سے آپ جانبر نہ ہو سکے۔ اور اتھل کے مقام پر ۲۶ جنوری ۱۹۷۳ء کو وفات پائی۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے والد حافظ خان محمد نے دسمبر ۱۹۷۳ء میں پہلے پارے کی تفسیر اسلامیہ پریس کوئٹہ سے چھپوا کر احمد آباد، اوستہ بلوچستان سے شائع کی۔ اس تفسیر کے کل صفحات ۲۴۰ ہیں۔

زیر نظر تفسیر السلطان براہوئی زبان کی تفاسیر میں کسی سرمایہ سے کم نہیں ہے اور ابتدائی تفاسیر میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ گو کہ یہ قرآن مجید کی مکمل تفسیر نہیں لیکن مفسر کی محنت شاقہ اس میں نمایاں ہے۔

حافظ سلطان احمد آیت کی تفسیر پہلے اختصار سے بیان کرتے ہیں۔ پھر مکمل وضاحت کرتے ہیں اور پورے مضمون کا پھیلاؤ کر کے مکمل احاطہ کرتے ہیں۔ مفسر نے تفسیر کو مفصل مگر محققانہ انداز میں تحریر کیا ہے جس سے مفسر کی علمی قابلیت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ یہ تفسیر عام فہم زبان میں مختصر اور جامع انداز میں تحریر کی گئی، جس سے عام براہوئی جاننے والے بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔ براہوئی زبان میں یہ تفسیر منفرد مقام کی حامل ہے لیکن اس میں براہوئی الفاظ کے ساتھ ساتھ سندھی زبان کی بھی کئی الفاظ شامل ہیں۔ تفسیر میں جن مضامین کا احاطہ کیا گیا ہے وہ درج ذیل ہیں:

براہوئی:

عما وجہ تصنیف، عام بند غاتا خیال ، قرآن شریف ناخوانن‌گ ایلو او ژا عمل کنن‌گ نا فضیلت ، قرآن مجید امر جمع مس ، قرآن مجید امر نازل مس، قرآن شریف خلیس غورٹ خوانن‌گ ، بسم اللہ شریف نا فضیلت ، تفسیر الفاتحہ ، تفسیر سورۃ البقرہ.

ترجمہ: تفسیر کے مندرجات میں سب سے پہلے حمد وثناء ہے۔ اس کے بعد وجہ تصنیف ہے کہ عام لوگوں کے خیال اور استفادہ کے لیے یہ تفسیر لکھی گئی ہے۔ اس کے بعد قرآن مجید کے نزول، تدوین قرآن اور تدبر قرآن کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے۔ پھر قرآن مجید کو بغور پڑھنا اور بسم اللہ کی فضیلت کا ذکر ہے۔ آخر میں وہ سورۃ الفاتحہ اور سورۃ بقرہ کی تفسیر ہے۔

عربی تفاسیر:

(۱) تفسیر بیضاوی	قاضی امام ناصر الدین ابوسعید عبداللہ بن عمرو ۶۸۵ھ
(۲) تفسیر کبیر	امام فخر الدین رازی م ۶۰۴ھ
(۳) تفسیر خازن	امام فخر الدین رازی م ۶۰۴ھ
(۴) تفسیر مدارک التنزیل	ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود م ۷۱۰ھ
(۵) تفسیر ابن عباس	ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود م ۷۱۰ھ
(۶) تفسیر جلالین	علامہ جلال الدین سیوطی علامہ جلال الدین محلی

فارسی تفاسیر:

(۱) تفسیر حسینی از ملا حسین واعظ کشفی

(۲) تفسیر مواج

(۳) تفسیر عزیزی از شاہ عبدالعزیز

اردو تفاسیر:

(۱) خلاصۃ التفاسیر فتح محمد تائب

(۲) تفسیر ابن کثیر (اردو)

(۳) تفسیر ثنائی علامہ ثناء اللہ امرتسری

نمونہ تفسیر:

سورۃ بقرۃ کی آیات سے پیش کیا جاتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ [2:6] خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ وَ عَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ [2:7] (۲۹)

براہوئی ترجمہ:

تحقیق ایکہ کافر مس برابر ارافتیاکہ نی خلیفس افت یا خلیف پیس افت ایمان ھتپسا. اللہ تعالی مہر خلکن افتا استاتیا واِفتا خفتیا وافتا خنتیا پردہ ار واو فتکن عذاب اربلا.

اردو ترجمہ:

تحقیق جنہوں نے کفر کیا ہے برابر ہے ان پر کہ ان کو ڈرایا جائے یا نہ ڈرایا جائے وہ ایمان نہیں لائینگے، اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگادی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

مختصر تفسیر براہوئی:

" یعنی ارا کساک کہ کافر اریر اوفت نی خلیفس وخوف تر فیس تونڈ نصیحت کستہ تواندان اگر نصیحت کپس و خوف نشان تر فپس تب ھم ھن یعنی خلکن الان ایکہ حقنا ھیتات بن پسا و خنپسا وخفت تو پسا وافتا خنتیا پردہ ارھنا خاطر ان حق بن پسا پوہ مفسا وخنپسا وآخر تئی افتکن بازیل سخت عذاب ار". (۳۰)

اردو ترجمہ:

جو لوگ کافر ہیں ان کو آپ ﷺ ڈرائیں اور ان کو نصیحت کریں اور ویسے کے ویسے رہیں گے اگر نصیحت نہ کریں اور ان کو ڈراوا دکھائیں پھر بھی وہ ویسے کے ویسے ہیں یعنی کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے، وہ حق بات کو نہ تو سن سکتے ہیں اور نہ ہی دیکھ سکتے ہیں، ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے اس لیے حق بات کو سن اور سمجھ نہیں سکتے ہیں اور نہ دیکھ سکتے ہیں اور ان کے لیے بہت بڑا سخت عذاب ہوگا۔

۷۔ سورۃ فاتحہ (منظوم بزبان براہوئی)

مترجم: مولانا محمد افضل نوشکوی (ایک جید عالم، بلوچستان کے ضلع چاغی کے شہر نوشکی میں مقیم، وہیں ایک دینی مدرسہ افضل المدارس قائم کیا جو اب تک قائم ہے) سورۃ فاتحہ کا یہ منظوم براہوئی ترجمہ مختلف رسائل وجرائد میں چھپا ہے۔ ناقدین فن کی نظر میں یہ ترجمہ اپنے اندر علمی وادبی محاسن رکھتا ہے۔ مولانا محمد افضل کی فارسی میں تین کتابیں بھی شائع ہوئی ہیں۔

علم نابال (براہوئی)

مفسر: مولانا محمد عمر (تعلق قبیلہ دہوار سے۔ رہائش تیری مستونگ، دیوبند سے فارغ التحصیل)

یہ قرآن مجید کی سورۃ علق کی تفسیر ہے یہ دسمبر ۱۹۸۷ء میں اسلامیہ پریس کوئٹہ میں چھپی اور براہوئی اکیڈیمی کوئٹہ نے اسے شائع کیا۔

ایک سو چالیس صفحات پر مبنی ہے۔شروع میں اقراء کے ناطے سے آپ نے علم کی وقعت اور فضیلت بیان کی ہے۔ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی کے الفاظ میں اس تفسیر میں آپ نے جو جملے استعمال کیے ہیں وہ براہوئی زبان وادب کی روانی وسلاست میں اپنی مثال آپ ہیں۔اور آپ کے علمی مضامین کا شہ پارہ ہیں۔اور یہ تفسیر شاہ عبدالعزیز کی تفسیر عزیزی کی طرز پر ہے اور حکایتوں کی وجہ سے مطالب پر روشنی پڑتی ہے۔(بلوچستان میں دینی ادب، خطی ص:۱۷۹)

مولانا محمد عمر خطیب بلوچستان نے اپنی زندگی اور جوانی اپنی قوم کی بہتری اور بھلائی میں گزاری۔ ان کی تقاریر مذہب اور سیاست دونوں پہلوں کا احاطہ کرتی تھیں ۔ ان کی تحریروں سے معاشرے کے ہر برے رسم ورواج کا خاتمہ ہوا۔ خاص کر خواتین اور عورتوں کے حقوق منوائے اور دلائے۔توحید ورسالت کے صحیح عقیدے کا پرچار کیا۔شرک وبدعات کو ختم کیا۔انہوں نے مدارس کی بنیاد رکھی۔ براہوئی علماء کی نوجوان نسل دراصل انہی کی ہی کوششوں کا نتیجہ ہے۔(۳۱)

۸۔تفسیر اختریہ

مفسر مولانا اختر محمد، جلدیں ۶ صفحات ۱۱۸۴، ناشر: کتب خانہ مظہر کراچی، طابع: کتب خانہ مظہر کراچی سن اشاعت: ۱۹۸۶ء کتابت، طباعت: معیاری، کاغذ مناسب قیمت: آٹھ سو روپے، ملنے کا پتہ: مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

مولانا اختر محمد کا تعلق چاغی، ضلع نوشکی بلوچستان سے ہے۔آپ کا تعلق براہوائی قوم کے مینگل قبیلہ کے احمد زئی طائفہ سے ہے۔ابتدائی تعلیم کے بعد آپ نے اعلیٰ تعلیم بہاولپور (۳۲) پنجاب میں حضرت علامہ مولانا حبیب اللہ گمانوی سے حاصل کی۔وہاں سے فراغت کے بعد قلات کے ایک دینی مدرسے میں مہتمم کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور درس وتدریس کے عمل میں مصروف ومشغول ہیں۔آپ براہوئی زبان میں کئی کتب کے مصنف ہیں اور براہوئی زبان اور ادب میں دینی اور اسلامی کتب کی اشاعت اور ابلاغ میں آپ کا ایک اہم اور منفرد مقام ومرتبہ ہے۔

دیگر تصانیف:

تفسیر اختریہ کے علاوہ براہوئی زبان میں مولانا اختر محمد کی دیگر تصانیف درج ذیل ہیں:

۱۔فضائل اعمال

۲۔شمائل شریف

۳۔نورالایضاح

۴۔منبہات

۵۔موتنا منظر

۶۔تعلیم الاسلام

۷۔تنبیہ الغافلین

۸۔شروط صلوۃ

۹۔حقوقِ حیوانات

۱۰۔صحابیات

۱۱۔تحفہ حدیث

۱۲۔بھلا گناھک

خصوصیات:

تفسیری ادب میں مفسرین نے اب تک بیش بہا کام کیا ہے جن میں وقت کے ساتھ ساتھ مستقل اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔تفسیر اختر یہ براہوئی ادب میں خاص طور پر اور تفسیری ادب میں عمومی طور پر ایک خاطر خواہ اضافہ ہے۔اس سے قبل براہوئی میں کوئی قابل ذکر تفسیر موجود نہ تھی۔زیر نظر تفسیر،تفسیر اختر یہ حضرت مولانا اختر محمد کی علمی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔براہوئی زبان میں اس تفسیر کا ایک اہم مقام ہے اور اس کا شمار اولین تفاسیر میں ہوتا ہے۔ابتداء میں یہ تفسیر جدا جدا اور الگ الگ پاروں میں چھپی اور مختلف مطبع خانوں میں اس کی اشاعت ہوئی (۴۳)، بعد ازاں ان تمام پاروں کو خود مولانا اختر محمد نے کراچی سے چھ جلدوں میں شائع کروایا۔اس کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب ابتداء میں اس تفسیر کے چند ایک پارے چھپ کر منظر عام پر آئے تو نہ صرف پاکستان بلکہ مشرق وسطی کے ممالک ،افغانستان اور ایران میں بسنے والے براہویوں نے بھی اچھی خاصی تعداد میں اس تفسیر کی

کاپیاں منگوائیں۔تفسیر اختریہ کا پہلا پارہ ۱۹۷۸ء میں چھپا، جبکہ بقیہ پارے اگلے چار پانچ سالوں میں طبع ہوئے مکمل تفسیر چھ جلدوں میں ۱۹۸۶ء میں شائع ہوئی۔ (۳۴)

اس تفسیر کو لکھنے کا مقصد بھی عام افراد کے لئے قرآن مجید کے مفاہیم اور مضامین کو بہتر انداز میں پیش کرنا تھا۔اس تفسیر کی وجہ تصنیف بیان کرتے ہوئے حضرت مولانا اختر محمد تفسیر اختریہ کے مقدمہ میں تحریر کرتے ہیں:

دا تفسیر شریف براهوئی زبانٹ شروع کنگا دا خاطران که الله تعالی ناپا کنگا کتاب چونکه عربی زبانٹ اس تو عربی زبان نا مقصدو معنی ئبگیر عربی خوانا حضرتاتا نعام انساناک سمجھنگ کتوسه.وهندن براهوئی وبلوچی زبانان بگیر باقی تمام زباناتئٹ قرآن مجید تنا تفسیر و ترجمه کننگان. چنانچه خواننده حضرتاتان پوشیده اف.(۳۵)

اردو ترجمہ

''براہوئی زبان میں اس تفسیر شریف کے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالی کی مقدس کتاب قرآن مجید چونکہ عربی زبان میں نازل ہوئی ہے اس بناء پر عام افراد عربی زبان سے ناواقفیت کی بناء پر اس کے معنی اور مفاہیم کو صحیح طور سے نہیں سمجھ سکتے۔دوسری وجہ یہ ہے کہ براہوئی اور بلوچی زبانوں کے علاوہ تو تراجم اور تفاسیر قرآن موجود ہیں لیکن براہوئی میں کوئی تفسیر موجود نہیں جس سے براہوئی دان خواندہ افراد بخوبی واقف ہیں۔'' اس حوالے سے وہ اپنے مقدمے میں مزید لکھتے ہیں:

وهندن محشر نامیدان ٹی نن براهوئی زبان نا اهل علما تان دریافت کننگا کتاب اس انا مقصد و معنیء و حقیقت تناهم زباناقوم نامون ٹی امر پیش کریرے وافتا شرک و ایلوبهلا گناه تان النگ نا حجة و دلیل انت اس که افک خلسر و گناه گپ سر.(۳۶)

اردو ترجمہ

''جب حشر کے میدان میں اللہ تعالی براہوئی اہل علم اور علماء دین سے اپنے مقدس کلام کے بارے میں

پوچھیں گے کہ تم نے اس کلام کو اپنی قوم کے لوگوں تک پہنچانے کے لئے کیا کیا؟ تو ہم کیا جواب دیں گے اور اللہ تعالیٰ ہم سے پوچھیں گے کہ انہوں نے ان کو شرک اور دوسرے بڑے گناہوں سے بچانے کے لئے کیا دلیل میرے بندوں کے سامنے اور حجت پیش کیں تا کہ وہ ڈر جاتے اور گناھوں سے بچتے۔''

اسی سوچ اور جذبے کے تحت مولانا اختر محمد نے اس بڑے کام کا بیڑہ اٹھایا اور یہ تفسیر لکھی۔ تفسیر اختر یہ لکھتے وقت مولانا اختر محمد نے درج ذیل مصادر و مراجع سے مدد لی استفادہ کیا ہے۔ (۳۷)

ا۔ تفسیر ابن کثیر	اسماعیل ابن کثیر القرشی الدمشقی
۲۔ تفسیر المظہری	مولانا ثناء اللہ پانی پتی
۳۔ تفسیر الخازن	محی السنۃ علاؤ الدین
۴۔ تفسیر معالم التنزیل	ابی محمد الحسنی الفراء البغوی
۵۔ تفسیر النسفی	ابوالبرکات عبداللہ بن احمد ابن محمود النسفی
۶۔ تفسیر جلالین	علامہ جلال الدین سیوطی، علامہ جلال الدین محلی
۷۔ الاتقان	علامہ جلال الدین سیوطی
۸۔ بیان القرآن	مولانا اشرف علی تھانوی
۹۔ تفسیر عزیزی	مولانا شاہ عبدالعزیز
۱۰۔ جواہر القرآن	مولانا غلام اللہ خان
۱۱۔ تفسیر عثمانی	مولانا شبیر احمد عثمانی
۱۲۔ فتح الرحمٰن	شاہ ولی اللہ
۱۳۔ ترجمہ قرآن	شاہ عبدالقادر
۱۴۔ قصص القرآن	مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی
۱۵۔ موضح القرآن	شاہ عبدالقادر
۱۶۔ تفسیر ابن عباس	

مقدمہ میں مولانا اختر محمد نے دو صفحات پر بسم اللہ کی فضیلت بیان کی ہے اور اس حوالے سے انہوں نے

تین روایات بیان کی ہیں جن میں بسم اللہ کی فضیلت اور اس کی برکات کا ذکر ہے۔(۳۸) ان روایات کو بیان کرنے کے بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تفسیر میں مولانا اختر محمد تحریر کرتے ہیں کہ یہاں اللہ تعالیٰ کے تین نام اللہ، الرحمٰن اور الرحیم سے شروع کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دنیا اور آخرت کا کاروبار تین چیزوں پر موقوف ہے:

۱۔ پوری کائنات کے اسباب کا جمع کرنا

۲۔ ان اسباب کی پائیداری و ثبات

۳۔ ان اسباب کا حصول (۳۹)

درج بالا تینوں چیزیں اللہ، الرحمٰن، الرحیم میں مخفی ہیں۔ پھر انہوں نے بسم اللہ کے شان نزول کے حوالے سے مسلم کی ایک حدیث بیان کی ہے۔(۴۰) مفسر مولانا اختر محمد نے یہ تفسیر لکھ کر براہوئی قوم کے لئے ایک بہت بڑی خدمت سرانجام دی ہے۔ انہوں نے موضوعات قرآنی، ان کے مفہوم اور قرآن کے الفاظ کے معنوں کو نہایت ہی آسان، سادہ اور دلنشین انداز میں بیان کی ہے۔ الفاظ کا چناؤ اور آیات کی تشریح و توضیح کی زبان سلیس اور رواں ہے۔

تفسیر کی خاص بات یہ ہے کہ اس کو مختلف جگہوں پر حوالہ جات سے مزین کیا گیا ہے۔ مفسر نے نہ صرف مکمل حوالہ دیا ہے بلکہ جہاں احادیث بیان کی گئی ہیں وہاں اس حدیث کا مکمل حوالہ موجود ہے۔ آیت کا ترجمہ بیان کرنے کے بعد ساتھ ہی اس کی تفسیر بھی کر دی گئی ہے اور اس کی مزید تشریح اور توضیح کے لئے حکایات، واقعات اور احادیث کو بیان کیا ہے۔

تفسیر اختریہ ایک عام فہم تفسیر ہے لیکن تفسیر میں براہوئی زبان کے الفاظ کے ساتھ ساتھ عربی کے الفاظ بھی بکثرت پائے جاتے ہیں۔ مفسر کا لہجہ مغربی براہوئی لہجہ ہے۔ الفاظ اور آیات قرآنی کی تشریح مدلل اور جامع انداز میں کی ہے۔ تفسیر میں ہر سورۃ کے آغاز میں اس کا مختصر تعارف بھی موجود ہے۔ تفسیر میں آیات ترجمہ اور تفسیر کو الگ الگ نہیں کیا گیا بلکہ لفظی ترجمہ کے انداز میں ترجمہ ہے اور ساتھ ہی تشریح اور موجود ہے۔ جس سے بعض اوقات قاری اس الجھن کا شکار ہوتا ہے کہ کس مقام پر آیت کا ترجمہ اختتام پذیر ہوتا اور کہاں سے تفسیر کا آغاز ہوتا ہے۔

تفسیر اختریہ کی آخری جلد میں مولانا محمد اختر نے سورۃ الناس کے بعد قرآن مجید کے فضائل

احادیث کے حوالوں سے بیان کئے ہیں۔ان کا یہ مختصر مضمون پانچ صفحات پر مشتمل ہے۔

فضائل قرآن مجید کے بعد انہوں نے وحی کی حقیقت و اہمیت اور ضرورت پر ایک مختصر مضمون لکھا ہے جس میں صحیح احادیث سے وحی کی حیثیت اور اس کے نزول پر سیر حاصل گفتگو کی ہے۔تفسیر اختریہ کے آخری صفحات پر مولانا اختر محمد نے سورتوں کی فہرست ترتیب نزولی اور ترتیب صعودی کے مطابق دی ہے جس سے قاری کو اندازہ ہوتا ہے کہ سب سے اولین سورت کون سی تھی۔اس کے علاوہ سورتوں کے شان نزول کی بھی ایک فہرست آ کر میں مرتب کی گئی ہے۔قرآن مجید میں حروف کی مکمل تعداد اور ہر حرف جتنی بار آیا ہے اس کی تعداد بھی مکمل ہے۔

نمونہ تفسیر:

ا۔سورہ فاتحہ:

''بسم الله الرحمن الرحيم''

شروع کیوانیٹ الله تعالیٰ کر باز مهربان نهایت رحم والا ار

اردو ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ [1:1] اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ [2:1] مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ [3:1] اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ [4:1] اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ [5:1] صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ [6:1] غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ [7:1] (۴۱)

براہوئی:

الحمد عام تعریف ثابت ار الله واسطنٹ الله نارب که پرورش کرک ار(فائده)پرورش نادنٹ لمه باده اولاد چنیکٹی پرورش کر تو الله تعالیٰ اندا شکلٹ بلکه افتا زیاده تمام کائنات ار که انسان و جناک و فرشتغاک و حیوان آسمانک و زميناک تماميک انا پرورشیٹ موجودار رالرحمن که باز بخشنده الرحيم نهايت رحم والا ار (فائده)یعنی الله تها لانامهربانی

رحمئٹ دنیامحفوظ ارو گر نه الله تعالی نامهربانی و رحم متوک تو نظام کائنات حما درهم برهم مسک ملک بادشاه اریوم دٹی یعنی هم دئی عملاتا بد له ملک هم دننا حاکم و بادشاه خاص الله تعالیٰ ار پن کسس طاقت چون چرانا مفک بلکه اولین و آخرین محتاج مرر."(۴۲)

اردو ترجمہ:

تمام تعریف ثابت ہے اللہ کے واسطے کہ وہ پرورش کرنے والا ہے (فائدہ) پرورش کے معنی یوں ہے کہ والدین اولاد کی بچپن میں پرورش کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسی انداز میں بلکہ ان سے زیادہ تمام کائنات کے انس وجن، فرشتے، حیوانات، آسمان وزمین تمام چیزوں کی پرورش کرنے کے لئے موجود ہے۔

سورۃ فاتحہ کی مکمل اور مفصل تفسیر بیان کرنے کے بعد اس کی فضیلت اور برکت کے حوالے سے کئی احادیث مفسر نے بیان کی ہیں،

۲۔سورہ بقرہ:

تفسیر شروع کرنے سے قبل سورۂ بقرہ کی اہمیت اور فضیلت کا بیان ہے۔ چار احادیث بھی تحریر کی ہیں جن کا مفہوم یہ ہے کہ جہاں سورۂ بقرہ تلاوت کی جاتی ہے شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا اور وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔

"بسم الله الرحمن الرحيم "شروع کیوانٹ الله تعالی کر بار مهربان نهایت رحم والا ار

اردو ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمٓ: داحروفات حروف مقطعات پارادافتا معنیٰ خاص اللہ تعالیٰ چائک پین کس تپک (۴۳)

اردو ترجمہ: الٓمٓ ،ان حروف کو حروف مقطعات کہتے ہیں اور ان کے معنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

۹۔ تفسیر کشف القرآن

مفسر: شیخ القرآن مولانا محمد یعقوب شروری، ناشر: شعبہ نشر و اشاعت جامعہ رشیدیہ تدریس القرآن، سرکی روڈ، کوئٹہ، کتابت: اچھی، طباعت: اچھی، کاغذ: مناسب، قیمت: بارہ سو روپے جلدیں: آٹھ، سن اشاعت: ۱۹۸۶ء صفحات: قریباً آٹھ ہزار ملنے کا پتہ: کتب خانہ رشیدیہ سرکی روڈ، کوئٹہ۔ شیخ القرآن مولانا محمد یعقوب شرودی کی تفسیر کشف القرآن کل آٹھ جلدوں پر مشتمل قرآن مجید کی مکمل تفسیر ہے۔ جو مکمل طور پر ۱۹۹۸ء میں چھپ کر منظر عام پر آئی۔ (۴۴) اس سے قبل یہ تفسیر جدا جدا جلدوں کی صورت میں مختلف اوقات میں اور مختلف جگہوں سے طبع ہوئی جن کی تفصیل کچھ یوں ہے۔ (۴۵)

۱	جلد اول ۱۹۹۲ء	تفسیر سورۃ البقرۃ	
۲	جلد دوئم اپریل ۱۹۹۳ء	تفسیر آل عمران تا سورۃ المائدہ	صفحات ۸۵۷
۳	جلد سوئم دسمبر ۱۹۹۳ء	تفسیر سورۃ الانعام تا سورۃ التوبۃ	صفحات ۷۱۹
۴	جلد چہارم نومبر ۱۹۹۴ء	تفسیر سورۃ یونس تا سورۃ الکہف	صفحات ۷۲۱
۵	جلد پنجم نومبر ۱۹۹۴ء	تفسیر سورۃ مریم تا سورۃ نمل	صفحات ۷۶۹
٦	جلد ششم مئی ۱۹۹۵ء	تفسیر سورۃ القصص تا سورۃ الزمر	صفحات ۷۶۹
۷	جلد ہفتم اکتوبر ۱۹۹۵ء	تفسیر سورۃ المومن تا سورۃ المجادلۃ	صفحات ۷٦۰
۸	جلد ہشتم دسمبر ۱۹۹۵ء	تفسیر سورۃ الحشر تا سورۃ الناس	صفحات ۷۳۷

مفسر نے قرآن مجید کی تفسیر لکھنے کا کام دسمبر ۱۹۸۴ء میں آغاز کیا اور ۱۹۸۸ء تک صرف بارہ پاروں کی تفسیر مکمل ہو پائی۔ اولا بارہویں پارہ کی اشاعت ۹۸۸ ء میں بطور نمونہ عمل میں آئی۔ اس کی اشاعت کے بعد مولانا محمد یعقوب وقفہ وقفہ سے بقیہ پاروں کی تفسیر کرتے رہے اور بالآخر ۱۹۹٦ء میں یہ تفسیر مکمل ہوگئی۔ آٹھ جلدوں پر مشتمل قرآن مجید کے تیس پاروں کی مکمل تفسیر ہے۔ آخری جلد میں مشہور و معروف اور اہم مفسرین کا تذکرہ موجود ہے۔ جس سے اس کی افادیت میں کئی گنا اضافہ ہوا ہے۔ (۴٦)

تفسیر کشف القرآن مولانا محمد یعقوب شرودی کی کئی سالوں کی محنت شاقہ کا حاصل ہے۔ مفسر

کی علمیت اور اعلیٰ رتبہ کا مظہر ہے۔ یہ تفسیر مختلف تفاسیر کا نچوڑ ہے اور زیادہ تر مدارس میں اس سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ تفسیر کشف القرآن لکھتے ہوئے مولانا محمد یعقوب شرودی نے درج ذیل مصادر و مراجع سے استفادہ کیا۔ (۴۷)

۱	تفسیر ابن کثیر	حافظ عماد الدین اسماعیل ابن کثیر
۲	تفسیر جلالین	علامہ جلال الدین سیوطی/ جلال الدین محلی
۳	تفسیر روح المعانی	ابوالفضل شہاب الدین السید محمود الآلوسی البغدادی
۴	تفسیر عثمانی	علامہ شبیر عثمانی
۵	موضع القرآن	شاہ عبدالقادر دہلوی
۶	بیان القرآن	مولانا اشرف علی تھانوی
۷	تفسیر خازن	علامہ خازن البغدادی
۸	تفسیر مدارک	ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی
۹	تفسیر کبیر	امام رازی
۱۰	تفسیر قرطبی	ابوبکر القرطبیؒ
۱۱	تفسیر معارف القرآن	مولانا مفتی محمد شفیع
۱۲	تفسیر البحر المحیط	
۱۳	تفسیر مظہری	مولانا ثناء اللہ پانی پتی
۱۴	الدر المنثور	علامہ جلال الدین سیوطی
۱۵	جواہر القرآن	
۱۶	تجدید البیان	
۱۷	تفسیر الضوء البیان	

یہ تفسیر موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق فارسی رسم الخط، نستعلیق میں ہے۔ اس سے قبل تفسیر اختر یہ، ترجمہ قرآن پاک از مولانا عمر دین پوری، ترجمہ قرآن پاک از عبدالکریم لہڑی نسخ میں ہیں اور ان کا رسم الخط عربی ہے۔ ان کے مقابلے میں مولانا یعقوب شرودی کی تفسیر کشف القرآن پڑھنے میں نسبتا

آسان ہے۔ مذکورہ تفسیر عام فہم انداز میں تحریر کی گئی۔ قرآن فہمی کے حوالے سے یہ تفسیر اپنی مثال آپ ہے جس میں مفسر نے سب سے پہلے قرآن کی آیت کو نقل کیا ہے۔ اس کے بعد لفظی ترجمہ ہے اور پھر اس کے بعد رواں اور بامحاورہ تشریحی ترجمہ ہے جس سے قرآن فہمی میں مدد ملتی ہے۔ یہ ترجمہ جس میں خاص طور پر براہوئی زبان کے حرفی اور نحوی تراکیب اور ترتیب کی پیش نظر رکھا گیا، نہایت ہی آسان ہے۔ تفسیر میں آیتوں کے آپس کے تعلق کو بڑی خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے جس سے مفہوم مزید واضح ہو جاتا ہے۔ اس کے اہم نکات اور فوائد کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ جس سے مطالب وموضوعات قرآنی کے مفاہیم اور معنوں کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے اور مدد ملتی ہے۔ قرآن کے مباحث کو سمجھنا آسان ہوتا ہے۔

تفسیر کشف القرآن کی ایک اور خاصیت یہ ہے کہ لفظی بامحاورہ ترجمہ اور تشریح کے بعد اہم نکات میں موقع محل کی مناسبت سے مسائل اور حکایات بیان ہوئی ہیں، جس سے بیان مزید موثر ہو جاتا ہے۔ خالص علمی اصطلاحات کو آسان الفاظ میں بیان کرنے سے کافی آسانی پیدا ہوتی ہے۔ مولانا محمد یعقوب شرودی نے مختلف مفسرین کو حوالوں کے ساتھ شامل تفسیر کیا ہے۔ مفسر نے فقہی مسائل، علمی مباحث، ادب وتصوف کے متعلق مضامین پر باقاعدہ موقع محل کی مناسبت سے بحث کی ہے۔ مفسر کشف القرآن نے تفسیر میں براہوئی قوم کے طبعی میلان اور نفسیاتی مزاج کو سامنے رکھ کر ان کی مناسب انداز میں رہنمائی کی ہے۔ موجودہ حالات اور بدلتے ہوئے واقعات کے مطابق قرآن کی صحیح تعلیمات اور راہنمائی کو بیان کیا ہے۔

نمونہ:

بارہویں پارہ کے ابتدائی حصہ کی تفسیر مولانا شرودی نے یوں بیان کی ہے۔

وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَ يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ [11:6] (۴۸)

"اوفک هجو سر کس ڈغا رٹی اللہ نازیائے روزی اونا او چائک قرار هلنگ ناتکہ جاگہ ء او مجت سلنگ ناء تے تہ هر اسٹ تا ارائے کتاب سے ٹی روشنو" (۴۹)

اردو ترجمہ:

زمین پر کوئی چلنے والا نہیں مگر ان تمام کا روزی رسان اللہ ہی ہے۔ وہ جانتا ہے ان کے رہنے کی جگہ اور کم رہنے کی جگہ کو ان میں سے ہر ایک روشن اور مبین کتاب میں ہے۔

خلاصہ کلام:

زمین پر تمام چلنے والوں کا روزی رسان اللہ ہے چاہے وہ جہاں کہیں بھی ہوں ان سب کے قیام و قرار کا علم اللہ کو ہے۔ مفسر نے آیت کے آخری حصہ کل فی کتب مبین کو نقل کر کے اس پر فائدہ کی سرخی لگائی ہے۔ آیات کی تشریح میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ تحریر کیا ہے۔ تفسیر کبیر میں امام رازی نے اس آیت کریمہ کے نیچے وضاحت میں ایک روایت نقل کی ہے جس کا ترجمہ ذیل میں دیا جا رہا ہے۔

''جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کوہ طور میں پہلی مرتبہ نازل ہوئی تو اس وقت آپ اپنے اہل وعیال کے ساتھ پہاڑ میں تھے ایک روشنی کو دیکھ کر آگے تشریف لائے تو ایک آواز آئی۔ (**انــی انــا ربک فـاخـلـع نعلیکـ**) مقصد یہ ہے کہ جب آپ کو نبوت کی ذمہ سونپ دی گئی تو آپ کے دل میں اپنے عیال کی فکر ہوئی اللہ تعالیٰ علیم (بذات الصدور ہے) نے فرمایا اے موسیٰ اپنی لاٹھی کو اس پتھر پر مارو۔ موسیٰ نے لاٹھی ماری تو پتھر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ ایک گول سا پتھر نمودار ہوا پھر حکم ہوا اسے بھی مارو موسیٰ علیہ السلام نے اسے بھی لاٹھی ماری اس کے اندر سے جوار کے دانہ کے برابر ایک کیڑا نمودار ہوا اس کے منہ میں اس کی خوراک تھی ایک آواز آئی جسے کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سنا۔ جس کے الفاظ یوں تھے۔

سبحان من یرانی وسمع کلامی ویعرف مکانی ویذکرونی ولا نسیانی.

پاکی اس ذات کے لیے جو مجھے دیکھتا ہے اور میرے کلام کو سن لیتا ہے۔ اور میری جائے سکونت کا بھی اس کو علم ہے اور مجھے یاد کر لیتا ہے اور مجھے بھولتا نہیں۔

کـل فی کتاب مبین سے مراد لوح محفوظ ہے جس سے علم الٰہی یا دفتر ملائکہ مراد ہے کہ اس میں تمام چلنے والوں کے حالات اور احوال درج ہیں اسے مفسر یوں تحریر کرتے ہیں۔

مـراد لوح محفوظے کـے کنایہء " علم الھی ان یا ملائکہ نما تان مراد ھے کہ تمام سرو کا کـ او افتا احوالاکـ تھٹی تہ درجو.

سورۃ مزمل:

سورۃ مزمل بطور نمونہ پیش خدمت ہے۔اس سورۃ کے آغاز میں مولانا محمد یعقوب نے ہر سورۃ کی طرح سب سے پہلے ربط بیان کیا ہے اور خلاصہ مضامین کو پیش کیا ہے۔مولانا لکھتے ہیں:

براہوئی:

سورت مزمل ومدثر نا مضمون رسٹے. ربط تان که سورت ملکان ڈاڑسکا مسئلة توحید یعنی تبارک الذی والا دعوے نا علے وجه الکمال بیان هس که برکت تروکه بس همو ذاتے که تمام اختیاراتک ادنا دوٹیو. داڑ کن دلائل عقلیه ونقلیه تخویفات وبثارات وغیری مختلفا اندازاک پیش کننگار

ترجمہ:

سورۃ مزمل اور سورۃ مدثر کا مضمون ایک ہی ہے۔اس سورۃ کا ربط سورۃ ملک کے ساتھ ہے جس میں مسئلہ توحید کو مکمل طور پر واضح کیا گیا۔یہاں بھی یہی مضمون ہے کہ برکت دینے والی ذات بس اللہ تعالی کی ہے اور تمام اختیارات اس کے ہاتھ میں ہیں۔اس کے لیے عقلی اور نقلی دلائل اور بشارتیں اور ڈراوے وغیرہ کے ذریعے مختلف انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

سورت مزمل کے مضامین کو مزید بیان کرتے ہوئے مولانا رقم طراز ہیں:

براہوئی:

داسا یار ننگ که توحید نا اثبات وشرک نا نقی مفصل و مدلل مس داستانی بس قرآن کریم ناتلاوت ٹی مصروف ومشغول تو تبئے قرآن خوان وقرآن قوانین او یلوتیاے رسیف انتے که هدایت نا کسر قرآنا ن پھا سنس هریک اولیکونتکه مزمل تا خلاصئه اوار ٹمیکو مدثرنا که توحید اے ثابت قدم سلنگ کن قرآن معاون مریک او هندا تمام قرآن نا خلاصه ولسب لبابے.

ترجمہ:

نبی کریم کو مخاطب کر کے اللہ تعالی کہہ رہے ہیں کہ اب توحید کے اثبات اور شرک کی نفی کے حوالے سے دلائل مفصلاً پچھلی سورتوں میں بیان ہو چکے ہیں۔ اب آپ قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ومشغول ہو جایئے۔ خود بھی زیادہ سے زیادہ قرآن کی تلاوت کیجیے اور دوسروں کو بھی پڑھایئے۔ یہاں پہلا نکتہ سورۃ مزمل میں بیان کیا گیا ہے اور دوسرا سورۃ مدثر میں ہے کہ توحید پر ثابت قدم رہنے کے لیے قرآن معاون ہوگا اور یہ قرآن کا خلاصہ اور لب لباب ہے۔

ابتداء کے صرف دو پیراگراف میں مولانا محمد یعقوب شرودی نے سورت کے مضمون جامع اور اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔ جس میں روانی اور زبان کی شستگی موجود ہے۔ اس کے بعد سورۃ مزمل کی ابتدائی آیات ذیل میں دیئے جا رہے ہیں۔

آیات اوران کا براہوئی ترجمہ:

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ [73:1] قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا [73:2] نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا [73:3] اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا [73:4](۵۰)

براہوئی:

او تینے کوردک بٹو کابش مرساکہ ننکا مگر کم ڈوء س (بش مر) نیمئہ ے نہ یا کم کہ اوڑان مچٹسے یا ودف اوڑاسے او صفا خوان قرائے صفا صفا.

ترجمہ:

''اے اوڑھ لپیٹ کر سونے والے۔ رات کو اٹھ کر قیام کرو مگر تھوڑا۔ آدھی رات یا اس سے کچھ کم یا اس کچھ زیادہ اور قرآن کی تلاوت کرو ترتیل کے ساتھ'' (المزمل ۱۔۴)

ان آیات کے بعد مفسر نے ان آیات کا شان نزول بیان کیا ہے۔ شان نزول کے بعد رات کی عبادت اور اس کی فضیلت اور اس پر نبی کریم ﷺ کے عمل کو بڑے پر تاثیر اور دلنشین انداز میں واقعات اور احادیث کے حوالوں کے ساتھ بیان کیا ہے۔

حوالہ جات

(۱) نغمہ کوہسار، ص: ۱۷۷،۱۷۸، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، سرور کونین ﷺ کی مہک بلوچستان میں، کوئٹہ ۱۹۹۷ء ص: ۱۱۲،۱۱۳۔

(۲) (نبی کریم ﷺ کا ذکر مبارک بلوچستان میں، ڈاکٹر انعام الحق کوثر کوئٹہ ۱۹۸۳ء ص ص ۳۸۰، ۳۸۱، حاجی عبد القیوم بلوچ، صلاح الدین مینگل، مشرق، کوئٹہ ۲۶ جولائی ۱۹۸۰ء، بلوچستان میں اردو، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، لاہور ۱۹۶۸ء، راولپنڈی ۱۹۸۶ء، ۱۹۹۴ء ص ۵۸۳۔ حاجی عبدالقیوم بلوچ کا خط میرے نام مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۹۷ء سرور کونین ﷺ کی مہک بلوچستان میں،

(۳) ثقافت اور ادب وادی بولان میں، ص: ۲۲۲ تا ۲۲۵، بلوچی دنیا، ملتان اکتوبر ۱۹۶۶، تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان وہند، چودھویں جلد، (جلد دوم) ص: ۴۴۸ براہوئی زبان وادب کی مختصر تاریخ، ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی لاہور ۱۹۸۲ء، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، سرور کونین ﷺ کی مہک بلوچستان میں، کوئٹہ ۱۹۹۷ء ص: ۵۲ تا ۵۴

(۴) براہوئی کی لوک کہانیاں، پروفیسر انور رومان، مستونگ، ۱۹۶۵ء ص: ۱۰، ۱۱ ڈاکٹر انعام الحق کوثر، کوئٹہ، ۱۹۹۷ء ص ۳۸۹)

(۵) مولانا محمد عمر دین پوری، قرآن مجید بزبان براہوئی، ص ۱۴۳۳

(۶) ڈاکٹر انعام الحق کوثر، پاکستان کی علاقائی زبانوں کا علاقائی ادب، ص ۱۰۸

(۷) مشہور محقق اور مورخ، جو فارسی، عربی اور سندھی کے بہت بڑے عالم تھے۔ صوبہ سندھ کے ضلع سانگھڑ میں ۱۹۱۷ کو پیدا ہوئے۔ فارسی، عربی، اردو اور سندھی میں کئی کتابیں تصنیف کیں۔ ادراہ تحقیقات اسلامی اور بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی سے وابستہ رہ چکے ہیں۔ (اردو جامع انسائیکلو پیڈیا، لاہور ۱۹۸۷ء ص ۱۷۰۷)

(۸) دہلی میں ۱۱۷۶ کو پیدا ہوئے۔ حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی کے صاحبزادے تھے۔ برصغیر میں قرآن مجید کا سب سے پہلے فارسی میں ترجمہ کیا۔ آپ بہت بڑے عالم دین تھے۔ اور کئی متنوع موضوعات پر کتابیں لکھیں ۔ حضرت شاہ ولی اللہ اپنے دور کے مجدد تھے۔ آپ کی حجۃ اللہ البالغہ، الفوز الکبیر، شرح موطا قابل ذکر ہیں۔ (سید قاسم محمود اسلامی انسائیکلو پیڈیا، ص ۱۴۲۴)

(۹) شاہ ولی اللہ کے صاحبزادے ہیں۔ ۲۰ برس کی عمر میں مفتی اور مدرس کا منصب سنبھالا اور کم وبیش ۲۰ کتابیں لکھیں۔ انہوں نے قرآن مجید کا ترجمہ کیا۔ (سید قاسم محمود اسلامی انسائیکلو پیڈیا، ص ۹۰۴)

(۱۰) شاہ ولی اللہ کے تیسرے صاحبزادے ہیں۔ علم فقہ وحدیث میں کمال حاصل تھا۔ شاہ عبدالقادر پہلے شخص ہیں

جنہوں نے قرآن پاک کا اردو میں بامحاورہ ترجمہ موضع القرآن کے نام سے کیا۔ (سید قاسم محمود اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ص ۹۷۴)

(۱۱) مولانا محمد عمر دین پوری، قرآن مجید بزبان براہوئی ص ۱۲۹۸

(۱۲) عبدالفرید بروہی، براہوئی زبان میں اسلامی ادب، قلمی، اسلام آباد، ۵۔۲۰۰۴ ص ۷۲۔

(۱۳) مولانا محمد عمر دین پوری، قرآن مجید بزبان براہوئی ص ۱۲۹۸

(۱۴) آل عمران: ۱۳۲۔۱۳۴

(۱۵) مولانا محمد عمر دین پوری، قرآن مجید بزبان براہوئی ص ۱۵۷

(۱۶) بلوچستان میں دینی ادب، (قلمی) ص ۱۸۱) عبدالفرید بروہی، براہوئی زبان میں اسلامی ادب، (قلمی) ص ص ۱۱۸، ۱۱۹۔ تفسیر مفتاح البیان از مولانا محمد عمر دین پوری۔

(۱۷) خضدار کے نزدیک ایک چھوٹا سا قصبہ (مقالہ نگار)

(۱۸) الحجرات: ۱۰

(۱۹) مولانا عبدالکریم لہڑی، مقدمہ براہوئی ترجمہ قرآن مجید ص: ۱

(۲۰) مولانا عبدالکریم لہڑی، مقدمہ براہوئی ترجمہ قرآن مجید ص: ۲

(۲۱) ایضا

(۲۲) الفاتحہ: ۱، ۷

(۲۳) مولانا عبدالکریم لہڑی، مقدمہ براہوئی ترجمہ قرآن مجید ص: ا عبدالفرید بروہی، براہوئی زبان میں اسلامی ادب، اسلام آباد، ۰۵۔۲۰۰۴، ص: ۸۳ تا ۸۷۔

(۲۴) بلوچستان کے ضلع جعفرآباد کا ایک چھوٹا سا قصبہ۔ (اردو انسائیکلوپیڈیا، ص: ۵۴)

(۲۵) صوبہ بلوچستان کا صدر مقام۔ قندھار کی جانب والی سڑک پر واقع ایک اہم تجارتی مرکز ہے۔ سطح سمندر سے ۵۵۰۰ فٹ کی بلندی پر واقع ہے (اردو جامع انسائیکلوپیڈیا ص: ۱/۱۳۴۱)

(۲۶) ڈاکٹر انعام الحق کوثر، پاکستان کی علاقائی زبانوں میں اسلامی ادب، ص: ۱۱۳

(۲۷) ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی زبان وادب کی مختصر تاریخ ص ۱۳۹

(۲۸) سورۃ بقرۃ: ۶، ۷ عبدالفرید بروہی، براہوئی زبان میں اسلامی ادب ص: ۹۱ تا ۹۵

(۲۹) ڈاکٹر انعام الحق کوثر، پاکستان کی علاقائی زبانوں کا اسلامی ادب، ص ۱۱۴۔ عبدالفرید بروہی، براہوئی زبان میں اسلامی ادب، (قلمی) ص ۹۷۔ حضرت شاہ ولی اللہ کے بڑے فرزند (۱۷۴۶ء۔۱۸۲۳ء) شاہ عبدالعزیز کی تفسیر فتح العزیز احضرت شاہ ولی اللہ کے بڑے فرزند (۱۷۴۶ء۔۱۸۲۳ء) شاہ عبدالعزیز کی تفسیر فتح العزیز

المعروف بہ تفسیر عزیزی کافی مشہور ہے۔(سید قاسم محمود، اسلامی انسائیکلو پیڈیا ص:۹۷۴)

(۳۰) پنجاب کی واحد ریاست جس کی سرحد دریائے ستلج، پنجند اور سندھ کے ساتھ ساتھ جا رہی ہے۔ یہاں عباسیوں کا ایک خاندان مدت تک حکمران رہا۔۱۹۵۵ء میں پاکستان میں ضم ہوگئی۔ لاہور سے ۲۷۱ اور ملتان سے ۶۰ میل کی دوری پر واقع ہے۔(اردو جامع انسائکلو پیڈیا ص ۲۷۷/۱)

(۳۱) ڈاکٹر انعام الحق کوثر، پاکستان کی علاقائی زبانوں کا اسلامی ادب، ص ۳۶۵۔

(۳۲) ڈاکٹر انعام الحق کوثر، بلوچستان میں قرآن کے تراجم وتفاسیر، ماہنامہ فکر ونظر، اسلام آباد، ص ۳۶۵

(۳۳) مولانا اختر محمد، تفسیر اختریہ، ص۲

(۳۴) مولانا اختر محمد، تفسیر اختریہ، ص۲

(۳۵) مولانا اختر محمد، تفسیر اختریہ، ص۱

(۳۶) مولانا اختر محمد، تفسیر اختریہ، ص۳

(۳۷) مولانا اختر محمد، تفسیر اختریہ، ص۴

(۳۸) سورۃ الفاتحہ:۱۔۷

(۳۹) مولانا اختر محمد، تفسیر اختریہ، ص۱

(۴۰) عبدالفرید بروہی، براہوئی زبان میں اسلامی ادب (قلمی) ص ۱۰۸

(۴۱) م ن، ص۱۔۲

(۴۲) م ن، ص۴۔۵

(۴۳) ڈاکٹر انعام الحق کوثر، بلوچستان میں قرآن کے تراجم وتفاسیر، ص:۳۶۹

(۴۴) سوسن براہوئی، نوادرات براہوئی، ص:۱۰۵،۱۰۴۔

(۴۵) ڈاکٹر انعام الحق کوثر، پاکستان کی علاقائی زبانوں کا اسلامی ادب، ص:۱۱۵

(۴۶) مولانا محمد یعقوب شرودی، کشف القرآن، جلد اول، ص:۶۔۷

(۴۷) سورۃ ہود:۶

(۴۸) مولانا محمد یعقوب شرودی، کشف القرآن، جلد اول، ص:۳۰۴/۳

(۴۹) مولانا محمد یعقوب شرودی، کشف القرآن، جلد اول، ص: ۳۰۴/۸ عبدالفرید بروہی، براہوئی زبان میں اسلامی ادب (قلمی) ص:۱۱۶

(۵۰) سورۃ المزمل:۱،۴